مدرسۃ البنات سے متعلق ضروری ہدایات

لڑکیوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے مدرسے بنانے اور چلانے والے مہتمین حضرات کو مفاسد سے بچاؤ کے لیے ضروری ہدایات

ارشادات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر

حلیم الامت مخدوم الملت عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

(مہتمم جامعہ اشرف المدارس وخانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی)

حسبِ خواہش

پیرِ طریقت عارف وقت حضرت اقدس شاہ ڈاکٹر عبد المقیم صاحب دامت برکاتہم

(مہتمم یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور)

تزئین وترتیب

محمد ارمغان ارمان

نگران طباعت واشاعت: ابوحماد محمد عبید اللہ ساجد

مدرسہ احیاء السنہ و خانقاہ اشرفیہ اختریہ مقیمیہ

فاروقہ (پوسٹ کوڈ ۴۰۱۴۰) ضلع سرگودھا 0301/0335-6750208

ehyaussunnah@gmail.com | www.ehyaussunnah.blogspot.com

”مدرسۃ البنات“ سے متعلق ضروری ہدایات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ، اَمَّا بَعۡدُ!

ارشاد فرمایا کہ: جو لوگ لڑکیوں کے مدرسے کھولتے ہیں کوشش کریں کہ دِن کو پڑھائی ہو، رات کو لڑکیاں گھر چلی جائیں، اور اگر دارُ الاقامہ [قیام گاہ] بنانا ہی ہے تو اس کے اُصول یہ ہیں کہ:

۱ مہتمم اس کی انتظامیہ اپنی محرم (بیوی، والدہ، سگی بہن، خالہ، پھوپھی وغیرہ) کے سپرد کرے، اور وہ بھی بُرقعہ سے جائے اور ان کی دیکھ بھال کرے اور مہتمم اپنی محرم کے ذریعہ سے لڑکیوں اور اُستانیوں کے تعلیمی کوائف کو حاصل کرے۔

۲ اور اِنتظامی غرض سے بھی لڑکیوں اور اُستانیوں سے براہِ راست خطاب نہ کرے؛ دیکھنا تو حرام ہے ہی، اِن سے پردہ سے بات کرنا بھی فتنہ سے خالی نہیں ہے۔ جو بھی ہدایات، تنبیہات، انتظامی معاملات وغیرہ ہوں اپنی محرم کو لکھ کر دے دے کہ وہ جا کر ان کو سمجھا دے اور عمل کرائے، خود ان سے نہ بولے۔ عورتوں کی آواز میں کشش ہوتی ہے۔

اسی لیے قرآنِ پاک میں حکم ہوا کہ اے نبی کی بیبیو! جب صحابہ کسی ضرورت سے مثلاً سودا وغیرہ لانے کے لیے تم سے کوئی بات کریں تو فَلَا تَخۡضَعۡنَ بِالۡقَوۡلِ (الاحزاب: ۳۲) تو تمہاری آواز میں تمہاری فطری نِسوانی لچک نہ رہے بلکہ بہ تکلف آواز بھاری کر کے بات کرو۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ ازواجِ مطہرات نرم آواز میں گفتگو کرتی تھیں، بلکہ یہ مطلب ہے کہ عورتوں کی آواز میں ایک فطری نِسوانی لچک ہوتی ہے اس کو فرمایا کہ اپنی فطری آواز میں بات نہ کرو بلکہ بہ تکلف آواز کو ذرا بھاری کر کے گفتگو کرو۔

۳ ایک لڑکیوں کے مدرسہ میں مَیں گیا اور چشم دید دیکھا کہ مہتمم صاحب سُرمہ لگائے ہوئے اور پان کھائے ہوئے بالغ لڑکیوں کے کمرے میں جا رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ آپ

لوگوں کو کوئی ضرورت تو نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کمرے میں جا جا کر کیوں پوچھتے ہیں؟ کیا آپ کے لیے پردہ معاف ہوگیا ہے؟ بعد میں اس بستی کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ مہتمم صاحب رات کو مدرسہ ہی میں سوتے ہیں اور مدرسہ میں جس عورت کو نائب مہتمم رکھا ہے اس کا کمرہ مہتمم صاحب کے کمرے سے ملا ہوا ہے اور بیچ میں ایک دروازہ ہے۔

اسی لیے میں کہتا ہوں کہ مخلوق کے نفع کی خاطر اپنے لیے دوزخ کا راستہ مت اختیار کرو۔ نہایت بین الاقوامی گدھا اور بے وقوف ہے وہ شخص! جو دوسروں کو نفع پہنچانے کے لیے اپنے واسطے دوزخ کا راستہ بنا رہا ہے۔ ایسے نفع متعدی پر لعنت بھیجو جس سے تمہارا نفع لازمی برباد ہو جائے۔

۴ اگر لڑکیوں کا مدرسہ کھولنا ہے تو نہایت تقویٰ سے رہنا پڑے گا، اپنی محرم یعنی بیوی، والدہ وغیرہ سے مدرسہ کا انتظام کراؤ، عورتوں کا عورتوں ہی سے رابطہ رہے، خود بالکل الگ رہو، اور اگر اتنی ہمت اور تقویٰ نہیں ہے تو مدرسہ بند کر دو۔ دوسروں کو جنتی بنانے کے لیے خود جہنم کا راستہ اختیار کرنا کہاں کی عقل مندی ہے؟ کہ ہمارے ذریعہ سے دوسرے تو جنت میں پہنچ جائیں اور ہم نافرمانی سے جہنم میں چلے جائیں۔

نفع لازم مقدم ہے نفع متعدی سے، پہلے خود اللہ والے بنو، یہ فرض ہے۔ تقویٰ فرضِ عین ہے، اور مدرسے کھولنا فرضِ کفایہ ہے، عالم بننا حافظ بننا سب فرضِ کفایہ ہے فرضِ عین نہیں ہے۔ آج مدرسوں میں فرضِ کفایہ کی فکر ہے کہ خوب مدرسے کھولو، خوب حافظ و عالم بناؤ۔ لیکن یہ بتائیے! مدرسہ کھولنے والوں کے ذِمہ، اساتذہ اور طالب علموں کے ذِمہ تقویٰ سیکھنا فرضِ عین ہے یا نہیں؟ لیکن اس راستہ میں کیونکہ مشکل نظر آتی ہے، نفس کو مارنا پڑتا ہے، حرام کو چھوڑنا پڑتا ہے اس لیے فرضِ عین کو چھوڑ دیا اور فرضِ کفایہ کے پیچھے بھاگے جا رہے ہیں اور جب تقویٰ نہیں تو حدود کی پابندی کیسے ہوگی۔ لہٰذا کہتا ہوں کہ اگر اِنتہائی تقویٰ، احتیاط اور خوفِ خدا کے ساتھ لڑکیوں کے مدرسے چلا سکتے ہو تو فبہا ورنہ ان مدرسوں کو بند کر دو۔ مدرسہ سے مقصود جنت میں جانا ہے نہ کہ جہنم میں۔ (انعاماتِ ربانی: ۴۷۔۴۹)

اور ایک دوسری جگہ تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

۱ دارُالاقامہ نہ قائم کیا جائے کہ احتیاط میں مشکلات کا سامنا ہوگا۔

۲ خواتین یا اُستانیوں کو مہتمم یا اَساتذہ کرام براہِ راست کوئی ہدایت نہ دیں، نہ بات چیت کریں؛ نہ پردہ سے، نہ فون پر۔ مہتمم کو اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی کے ذریعہ اُستانیوں کو کوئی ضروری پیغام، ہدایت یا تنخواہ دینے کا اہتمام ضروری ہے۔ کسی بھی مرد کا اُستانیوں سے براہِ راست ہرگز کوئی بات چیت اور رابطہ نہ ہو۔ اور مہتمم اور اولادِ مہتمم اور مرد اُستاد کے براہِ راست بات چیت کرنے سے ''مدرسۃ البنات'' کے بجائے ''عشق البنات'' میں اِبتلا کا اندیشہ ہے۔

۳ کوشش کی جاوے کہ پانچ سال سے نو سال تک کی طالبات کے لیے ناظرۂ قرآنِ پاک اور حفظِ قرآنِ پاک اور تعلیم الاسلام کے چار حصے اور بہشتی زیور تک تعلیم پر اِکتفا کیا جاوے۔ اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں، مگر پردہ شرعی کا سخت اہتمام ضروری ہے، ورنہ لڑکیوں کے لیے بہتر یہی ہے کہ ناظرۂ قرآنِ پاک، بہشتی زیور اور حکایاتِ صحابہ وغیرہ پر اِکتفا کیا جاوے اور خواتین معلمات بھی باپردہ ہوں۔

۴ عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کی خدمات اور آدابِ شوہر کا اہتمام سکھایا جاوے اور عالم شوہر کی تلاش ان کے لیے ہو، ورنہ اگر ڈاکٹر اور اِنجینئر یا تاجر ہو تو دیندار ہونے کی شرط ضروری ہے۔

۵ پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی بیوی یا والدہ اور بہن وغیرہ سے دریافتِ حالِ تعلیمی یا دریافتِ حالِ انتظامیہ کرے۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسۃ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کردو۔ دوسروں کے نفع کے لیے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو۔

مخلوق کے نفع کے لیے مردوں کا لڑکیوں کو پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنہ سے خالی نہیں۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ پردہ سے گفتگو کرنے والے بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہوگئے، لہٰذا سلامتی کی راہ صرف یہی ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دُوری رہے۔

احقر محمد اختر عفا اللہ عنہ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(بحوالہ خزائنِ معرفت ومحبت: ۴۰۹، ۴۱۰)

......★......